احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 16

منگل 20 اپریل 2004ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

منگل 20 اپریل 2004ء، 29 صفر 1425 ہجری - 20 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 85

امام ڈھال ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

امام ڈھال ہے جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچا جاتا ہے-

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب یقاتل من وراء الامام حدیث نمبر 2737)

مغربی افریقہ کے ممالک کے سربراہان مملکت، وزراء اعظم اور سرکردہ شخصیات سے ملاقاتیں

غانا۔ بورکینا فاسو۔ بینن اور نائیجیریا کے دورہ کا روح پرور تذکرہ

اخلاص و وفا کے ناقابل بیان نظارے دیکھے اور اللہ کے فضلوں کی ایسی بارش ہوئی جو تصور سے باہر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16۔اپریل 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16۔اپریل 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اپنے دورہ مغربی افریقہ کے روح پرور مختصر حالات بیان فرمائے۔ یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور انگلش، عربی، فرنچ، جرمن اور بنگالی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر 22 تلاوت فرمائی اور اس کا یہ ترجمہ پیش فرمایا۔ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

حضور انور نے مغربی افریقہ کے ممالک غانا۔ بورکینا فاسو۔ بینن اور نائیجیریا کے اپنے حالیہ دورہ کے مختصر حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ کا براعظم خوش قسمت ہے کہ جس کے رہنے والوں نے احمدیت قبول کرنے میں انتہائی جوش اور جذبہ کا مظاہرہ کیا ہے اور کر رہے ہیں ان کے دل نور یقین سے پر ہیں۔ وہ اخلاص و وفا کے پیکر ہیں اور اپنے ایمان میں ترقی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو افریقی ممالک میں احمدیت کے وسیع پیمانے پر پھیلنے کی خوشخبری دی تھی اس کے بعد وہاں جماعتیں بڑی تیزی سے قائم ہوئیں جن کا سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض دوستوں کو میرے اس سفر کے متعلق مبشر خوابیں بھی آئیں اور احباب جماعت کی قبولیت دعا کے نظارے ہمیں اس سفر کے دوران نظر آتے رہے اور اللہ کے فضلوں کی ایسی بارش برسی ہے جو تصور سے باہر ہے۔ یہاں سے روانہ ہو کر اکرا ائیر پورٹ پر پہنچے تو لوگوں کا ایک پرجوش ہجوم استقبال کیلئے آیا ہوا تھا جن میں غیر معمولی جوش اور جذبہ دکھائی دے رہا تھا۔ غانا جماعت نے بھرپور دوروں اور ملاقاتوں کے پروگرام بنا رکھے تھے۔ یہاں کے صدر مملکت سے ملاقات ہوئی اور خوشگوار ماحول میں بے تکلفانہ اور غیر رسمی باتیں ہوئیں۔ غانا کے جلسہ کے بعد 100 کے قریب اماموں اور چیفوں سے ملاقات ہوئی جو احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ غانا میں 13 بیوت الذکر کا افتتاح اور دو کا سنگ بنیاد رکھا۔ اسی طرح 7 متفرق عمارتوں کا افتتاح یا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ غانا سے بذریعہ سڑک بورکینا فاسو پہنچے۔ اس ملک کے صدر اور وزیراعظم سے بھی ملاقات ہوئی۔ غانا کی طرح یہاں کے نیشنل ٹی وی۔ ریڈیو اور اخبارات میں باقاعدہ ذکر ہوتا رہا۔ یہاں تین بیوت الذکر کا افتتاح کیا۔ ایک سکول اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ نیز یہاں ایک وسیع ہسپتال کے افتتاح کی تقریب میں وزیر صحت بھی شامل ہوئے جنہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

بینن کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہاں ائیر پورٹ پر وزیر خارجہ اور چیفوں کے نمائندے پہنچے ہوئے تھے۔ اس ملک کے دورہ کے دوران ہزاروں افراد کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

حضور انور نے فرمایا کہ نائیجیریا کا پروگرام آخری وقت میں اچانک بنا اس کے باوجود 30 ہزار افراد ملاقات کیلئے اکٹھے ہو گئے تھے۔ یہاں اخلاص و وفا کے ناقابل بیان نظارے دیکھے گئے۔ حضور نے فرمایا یہ تو صرف چار ملکوں کے دورہ کا مختصر حال ہے اب تو دنیا کے 175 سے زائد ممالک میں اخلاص و وفا سے پر احمدی موجود ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس دورہ میں ان چار ملکوں میں 21 نئی بیوت الذکر کا افتتاح کیا۔ دو یا تین کا سنگ بنیاد رکھا علاوہ ازیں کافی تعداد میں سکول، ہسپتال اور دوسری عمارتوں کا افتتاح یا سنگ بنیاد رکھا۔ MTA اللہ کے فضلوں میں سے ایک خاص فضل ہے جس کے ذریعہ تمام دنیا کے احمدی پاکیزہ ماحول میں پروگرام دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ 22 اپریل 2004ء بروز جمعرات سے MTA کچھ وقت کیلئے ایک اور چینل شروع کر رہا ہے جس پر GMT کے مطابق شام چار بجے سے لے کر شام سات بجے تک یو۔کے اور ایشیا (یعنی پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش) اور جنوبی اور شمالی امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ میں اردو اور انگریزی کے پروگرام چلا کریں گے۔ جبکہ اسی دوران نئی چینل ایم ٹی اے نمبر 2 پر باقی یورپ۔ مڈل ایسٹ افریقہ ماریشس وغیرہ کے فرنچ، جرمن اور عربی زبانوں کے پروگرام چلا کریں گے۔

حضور انور نے آخر میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ مغربی افریقہ کے پروگرام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کے پروگرام پاکستانی وقت کے مطابق روزانہ دن کو 00-2 سے 00-4 بجے اور رات 00-8 سے 00-10 بجے تک نشر ہوا کریں گے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ ان پروگراموں سے مستفید ہوں۔

(شعبہ سمعی بصری نظارت اشاعت)

داخلہ معلمین کلاس وقف جدید

امسال معلمین وقف جدید کی کلاس ستمبر سے جاری ہو رہی ہے۔ جو نوجوان خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہیں وہ بطور معلم وقف جدید اپنی زندگی وقف کریں اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو ارسال فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تاریخ بیعت

شرائط داخلہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆ تعلیم کم از کم میٹرک C گریڈ ہو۔
☆ عمر بیس سال سے زائد نہ ہو
☆ قرآن مجید ناظرہ تلفظ کے ساتھ جانتے ہوں۔
☆ بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ہو۔

داخلہ کیلئے تحریری امتحان اور انٹرویو بھی ہوگا جس کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

خصوصی درخواست دعا

مکرمہ صوفیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب لکھتی ہیں۔ خاکسارہ کی والدہ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود کا گھٹنے کا کامیاب آپریشن ہو گیا ہے ابھی درد اور کمزوری بہت ہے احباب جماعت سے کامل شفاء یابی کیلئے خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے۔

خداتعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کرنا اللہ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے

محنت کی کمائی فرض ہے۔ مانگنے کی عادت کبھی نہ پیدا کرو

بدی کا جواب نیکی سے دو۔ ابتلاؤں پر حوصلہ اور صبر سے کام لینا چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 13رفروری 2004ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 154 تلاوت کی اور یہ ترجمہ پیش فرمایا: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

صبر ایک ایسا خلق ہے، اگر کسی میں پیدا ہو جائے یعنی اس طرح پیدا ہو جائے جو اس کا حق ہے تو انسان کی ذاتی زندگی بھی اور جماعتی زندگی میں بھی ایک انقلاب آ جاتا ہے۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھتا ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ **صبر کرنے کا حق کس طرح ادا ہو؟** اس کو آزمانے کے لئے ہر روز انسان کو کوئی نہ کوئی موقع ملتا رہتا ہے، کوئی نہ کوئی موقع پیدا ہوتا رہتا ہے کوئی نہ کوئی دکھ، مصیبت، تکلیف، رنج یا غم کسی نہ کسی طرح انسان کو پہنچتا رہتا ہے، چاہے وہ معمولی یا چھوٹا سا ہی ہو۔ تو اس آیت میں فرمایا کہ جب کوئی ایسا موقع پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو تمہیں اس دکھ، تکلیف، پریشانی یا اس مشکل سے نکال سکتی ہے اس لئے اس کے سامنے جھکو، اس سے دعا مانگو کہ وہ تمہاری تکلیف اور پریشانی دور فرمائے لیکن دعا بھی تب ہی قبولیت کا درجہ پاتی ہے جب کسی قسم کا بھی شکوہ یا شکایت زبان پر نہ ہو اور لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کبھی نہ ہو بلکہ ہمیشہ صبر کا مظاہرہ ہو اور ہمیشہ صبر دکھاتے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو اور اس سے عرض کرو کہ اے اللہ! میں تیرے سامنے سر رکھتا ہوں، تیرے سامنے جھکتا ہوں، تجھ سے ہی اپنی اس پریشانی اور تکلیف اور مشکل کو دور کرنے کی التجا کرتا ہوں۔ میں نے کسی اور کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا۔ یہ تکلیف یا پریشانی جو مجھے آئی ہے میری کسی غلطی کی وجہ سے آئی ہے یا میرے امتحان کے لئے آئی ہے میں اس کی وجہ سے تیرا نافرمان نہیں ہوتا، نہ ہونا چاہتا ہوں، اس کو دور کرنے کے لئے میں کبھی بھی غیر اللہ کے سامنے نہیں جھکتا۔ بلکہ صبر سے اس کو برداشت تو کر رہا ہوں لیکن تجھ سے اے میرے پیارے خدا! میں التجا کرتا ہوں کہ مجھے اس سے نجات دے اور ساتھ ہی یہ بھی التجا کرتا ہوں کہ اس امتحان میں، اس ابتلاء میں مجھے اپنے حضور میں ہی جھکائے رکھنا کبھی کسی غیر اللہ کے در پر جانے کی غلطی مجھ سے نہ ہو۔ اور یہ صبر اور یہ تیرے در پہ جھکنا اے اللہ! تیرے فضل سے ہی ہو سکتا ہے اور اے اللہ! کبھی اپنے نافرمانوں میں سے مجھے نہ بنانا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب یہ رویہ تمہارا ہوگا اور اس فکر اور کوشش سے تم میرے در پر آؤ گے تو میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پھر ایسے صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ایسے ایسے راستوں سے اس کی مدد کرتا ہے جہاں تک انسان کی سوچ بھی نہیں جا سکتی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے صبر کے معانی اور اس کی کیا کیا صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں کے بارے میں بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے یہاں میں مختصراً کچھ عرض کر دیتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ صبر کے معنی کیا ہیں، الصَّبْرُ، صبر کے اصل معنی تو رکنے کے ہیں۔ مگر اس لفظ کے استعمال کے لحاظ سے اس کے مختلف معانی ہیں چنانچہ اس کے ایک معنی تَرْکُ الشَّکْوٰی مِنْ اَلَمِ الْبَلْوٰی لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی جب کوئی مصیبت اور ابتلاء وغیرہ انسان کو پہنچے اور اس سے تکلیف ہو تو خداتعالیٰ کے سوا دوسروں کے پاس اس کی شکایت نہ کرنا صبر کہلاتا ہے، ہاں اگر وہ خداتعالیٰ کے حضور اپنی بے کسی کی شکایت کرتا ہے تو یہ صبر کے منافی نہیں چنانچہ لغت کی کتاب اقرب الموارد میں لکھا ہے اِذَا دَعَا اللّٰہَ الْعَبْدُ فِی کَشْفِ الضُّرِّعَنْہُ لَایُقْدَحُ فِی صَبْرِہٖ جب بندہ خداتعالیٰ سے اپنی مصیبت کے دور کرنے کے لئے دعا کرتا ہے تو اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اس نے بے صبری دکھائی ہے۔ چونکہ صبر کے اصل معنی رکنے کے ہوتے ہیں اس لئے محققین لغت نے لکھا ہے کہ اَلصَّبْرُ صَبْرَانِ، صَبْرٌ عَلٰی مَا تَھْوِیْ وَ صَبْرٌ عَلٰی مَا تَکْرَہُ یعنی صبر کی دو قسمیں ہیں جس چیز کی انسان کو خواہش ہو اس سے باز رہنا بھی صبر کہلاتا ہے اور جس چیز کو ناپسند کرتا ہو لیکن خداتعالیٰ کی طرف سے وہ آ جائے اس پر شکوہ نہ کرنا بھی صبر کہلاتا ہے۔

قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ صبر اصل میں تین قسم کا ہوتا ہے۔ پہلا صبر تو یہ ہے کہ انسان جزع فزع سے بچے۔ قرآن کریم میں آتا ہے (لقمان:18) تجھے جو بھی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر سے کام لے یعنی جزع فزع نہ کر۔ دوسرے یہ ہے کہ نیک باتوں پر اپنے آپ کو روک رکھنا یعنی نیکی کو مضبوط پکڑ لینا۔ ان معنوں میں یہ الفاظ اس آیت میں استعمال ہوئے ہیں۔ (۔) (الدھر: 25) اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور انسانوں میں سے گنہگار اور ناشکر گزار کی اطاعت نہ کر۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قدر احکام قرب الٰہی کے حصول کے لئے دیئے گئے ہیں ان پر استقلال سے قائم رہنا اور اپنے قدم کو پیچھے نہ ہٹانا بھی صبر کہلاتا ہے۔ اور تیسرے معنے اس کے بدی سے رکے رہنے کے ہیں یعنی برائی سے رکے رہنے کے ہیں۔ ان معنوں میں یہ لفظ اس آیت میں استعمال ہوا ہے کہ (۔) یعنی اگر وہ تجھے بلانے کے لئے گناہ سے باز رہتے اور اس وقت تک انتظار کرتے جب تک کہ تو باہر نکلتا تو یہ ان کے لئے بہت اچھا ہوتا مگر اب بھی وہ اصلاح کر لیں تو بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (تفسیر کبیر)

یہ جو تیسری مثال دی گئی ہے آیت کی اس سے پہلی آیت میں یہ ذکر ہے کہ لوگ آنحضرت ﷺ کو گھر سے بلانے کے لئے اونچی آواز سے گھر سے باہر کھڑے ہو کر بلاتے تھے تو اس پر یہ فرمایا کہ جب ان کے پاس وقت ہوگا کوئی ایسی ایمرجنسی نہیں ہے باہر آ جائیں گے، تم بلاوجہ نبی کا وقت ضائع نہ کیا کرو۔ یہ بے ادبی کی بات ہے کہ باہر کھڑے ہو کے آوازیں دینا اور انتہائی نامناسب ہے موقع محل کے لحاظ سے بات کرنا بھی صبر میں شمار ہوتا ہے اور بے موقع اور بے محل بات کرنا بے صبری ہے اور گناہ ہے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی بھی کسی تکلیف دہ بات کو سن کر صبر کرنے والا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی بھی صبر کرنے والا نہیں۔ کیوں؟ وہ اس طرح کہ لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں اور اس کا بیٹا قرار دیتے ہیں اس کے باوجود وہ انہیں رزق دیئے جاتا ہے اور عافیت دیئے جاتا ہے اور عطا کئے جاتا ہے۔

(مسلم کتاب صفة القیامة)

تو دیکھیں کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمام گناہ معاف کر سکتا ہوں لیکن شرک کا گناہ معاف نہیں کروں گا۔ اور اس کے باوجود وہ مشرکوں کو بھی، عیسائیوں کو بھی جنہوں نے خدا کا بیٹا بنایا ہوا ہے، رزق بھی دیتا ہے اور دوسری نعمتیں بھی ان کو عطا فرما رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ صبر کرنے والی ذات تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

حضرت صہیبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔

(مسلم کتاب الزهد باب المومن امره کله خیر)

تو جس طرح خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اس کا شکر کرنا، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا انسان کو وارث بناتا ہے۔ اسی طرح تکلیف میں صبر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔ اس لئے ہر تکلیف جو مومن کو پہنچ رہی ہوتی ہے وہ اگر صابر ہے، صبر کرنے والا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بن جاتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، بے چینی، تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی لگتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی بعض خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

(بخاری کتاب المرضی باب ما جاء فی کفارة المرض)

تو ان لوگوں کے لئے جو ذرا ذرا سی بات پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں، ان کے لئے انذار بھی ہے کہ اگر تم بے صبری کا مظاہرہ کرو گے، جزع فزع کرو گے تو اپنی خطائیں معاف کروانے کے موقع کو ضائع کر رہے ہو گے۔ دوسری طرف صبر کرنے والوں کے لئے کتنی بڑی خوشخبری ہے کہ ہلکی سی بھی تکلیف پر صبر کرنے والے کے صبر کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا، بغیر اجر دیئے نہیں جانے دیتا۔ اور خطائیں اور غلطیاں معاف فرماتا ہے۔ بعض لوگ بعض دفعہ کسی سے کوئی معمولی سی بات سن کر جھگڑے شروع کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ اس طرح بھی شکایات آجاتی ہیں کہ اجلاسوں میں بیٹھے ہوئے تو تو مَیں مَیں اور پھر لڑائی شروع ہو جاتی ہے اور اس اجلاس کے ماحول کے تقدس کو بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ حوصلہ اور صبر ذرا بھی نہیں ہوتا جبکہ مومن کے لئے بڑا سخت حکم ہے کہ صبر دکھاؤ، حوصلہ دکھاؤ، پھر ہمسائے ہیں، ہمسائے نے اگر کوئی بات کہہ دی تو اس سے ذرا سی بات پر لڑائی شروع ہو گئی۔ یہاں سے اینٹ اٹھا کے وہاں کیوں رکھ دی، وہاں کوئی پتھر کیوں رکھ دیا گیٹ کیوں کھلا رہ گیا۔ کار کیوں میرے گھر کے گیٹ کے سامنے آ گئی۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو لڑائی جھگڑے پیدا کر رہی ہوتی ہیں اور دونوں ہمسائے پھر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے، لڑنے کے مختلف حیلے بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں اور انتہائی چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مکان کی دیوار بنائی ہے۔ تمہاری دیوار میری زمین میں چند انچ سے بھی زائد آ گئی ہے۔ خالی کرو، یا تمہارے درخت کے پتے میرے گھر میں گرتے ہیں اس درخت کو وہاں سے کاٹو تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے قضاء میں مقدمے بھی چل رہے ہوتے ہیں۔ جو میں باتیں کر رہا ہوں یہ عملاً ایسا ہوتا ہے۔ شرم آتی ہے ایسی باتیں سن کر اور یہ باتیں پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں نہیں ہوتیں بلکہ اس طرح ہر جگہ ہو رہا ہے، یہاں بھی ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے بعض دفعہ لڑائی جھگڑے بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ہمسائے کو کچھ تعمیر نہیں کرنے دے رہے ہوتے حالانکہ دوسرے ہمسائے کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ ذرا ذرا سی بات پہ شکایتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو احمدی کا یہ فرض ہے کہ اگر کوئی ایسی حرکت کرتا بھی ہے تو اس کو معاف کرنا چاہئے۔ اور غصے پر قابو رکھنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔ کیونکہ خدا کو یہی پسند ہے۔

حضرت حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والا قطرہ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری تعالیٰ کے نتیجے میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اور نہ ہی اللہ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے اور اسی طرح اللہ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں وہ پیتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة جلد 7 صفحہ 88)

پھر ایک روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص پڑوسی کی شکایت لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضورؐ نے اس کو فرمایا کہ جا اور صبر کر۔ یہ شخص دو یا تین بار حضورؐ کی خدمت میں شکایت لے کر آیا تو پھر آنحضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ جا اور اپنا مال ومتاع باہر رکھ دے یعنی اپنے گھر کا سامان سڑک پہ لے آ۔ چنانچہ اس نے اپنا مال راستے میں رکھ دیا۔ اس پر لوگوں نے اس کے بارے میں پوچھا کہ تم اس طرح کیوں کر رہے ہو تو ان کو بتاتا رہا کہ کس وجہ سے کر رہا ہوں۔ تب لوگوں نے اس ہمسائے پر لعنت ملامت کی اور کہنے لگے اللہ اس سے یوں کرے یوں کرے وغیرہ وغیرہ۔ اس پر اس کا ہمسایہ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا تو اپنے گھر میں واپس چلا جا۔ اب تو مجھ سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھے گا۔ (ترمذی کتاب الزهد باب مثل الدنیا قبل اربعة نفر)۔ تو یہاں بھی صبر کی وجہ سے ہی معاملہ حل ہو گیا۔

حضرت کبشہ انماریؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزوں کے بارے میں میں قسم کھا کے بتاتا ہوں کہ انہیں اچھی طرح یاد رکھو، صدقہ بندے کے مال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرتا۔ جب بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے اور عزت بخشتا ہے۔ پہلی بات یہ کہ صدقہ دو کیونکہ صدقے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہوتا ہے اور جب کسی پہ ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت بخشتا ہے اور تیسری بات یہ کہ جس نے سوال کرنے کا دروازہ کھولا اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر اور محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(ترمذی کتاب الزهد باب مثل الدنیا مثلُ اربعةُ نَفَرٍ)

زیادہ مانگنے والے ہوں تو ان کی محتاجی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ایک تو خود ان میں بیٹھے رہنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر خواہشات بھی بڑھتی رہتی ہیں۔ تو اس میں ایک تو صبر کرنے والے کے لئے خوشخبری ہے کہ صبر سے کام لو اگر تنگ بھی کئے جاؤ تو اپنے خدا کی رضا کی خاطر صبر کرو اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ جو دینے سے کبھی نہیں تھکتا وہ تمہیں نہ صرف اس مشکل اور تکلیف سے نکالے گا بلکہ صبر کی وجہ سے تمہیں عزت بھی دے گا۔ پھر ایک اہم بات یہ یہاں بیان فرمائی کہ مانگنے کی عادت اپنے اندر کبھی نہ پیدا کرو۔ جیسے مرضی حالات ہوں صبر شکر کے ساتھ گزارا کرو اور اسی طرح گزارا کرنے کی کوشش کرو کیونکہ اگر ایک دفعہ مانگنے کی عادت پڑ گئی تو پھر یہ بڑھتی چلی جائے گی۔ قناعت پھر بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ تن آسانی کی بھی عادت پڑ جاتی ہے، پتہ ہے کہ کھانے کو مل رہا ہے، کسی قسم کا کام کرنے کو دل نہیں چاہتا، اور صرف اس لئے کہ میری ساری ضروریات پوری ہو رہی ہیں مدد کے ذریعے سے تو ایسے نکمے مرد بیٹھے رہتے ہیں اور بیوی بچوں کی بھی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ اگر جماعتی وسائل کے مطابق محدود پیمانے پر ضروریات پوری ہو رہی ہوں تو بیوی بچوں کی بہت سی ایسی ضروریات بھی ہیں جو ان وسائل کے ساتھ پوری نہیں ہو سکتیں،

ایک محدود مدد ہوتی ہے۔ تو بہرحال ہر انسان کو اگر مدد ہو بھی رہی ہو تو کام کرنا چاہئے، اپنی ذمہ داری خود اٹھانی چاہئے اس لئے جس قسم کا بھی کام ملتا ہو کرنا چاہئے اور ہر ایک کو اپنے پاؤں پر ہر ایک کو کھڑا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ اگر تم سوال کرنے کی عادت جاری رکھو گے تو پھر اللہ تعالیٰ محتاجی میں بھی اضافہ کرتا چلا جائے گا اور اس وجہ سے پھر گھر سے برکت بھی اٹھ جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں ایسے گھروں میں میاں بیوی کی لڑائیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ بچے الگ پریشان ہو رہے ہوتے ہیں، نفسیاتی مریض بن رہے ہوتے ہیں۔ اس بات کو کوئی معمولی بات نہ سمجھیں۔ عزت اور وقار اسی میں ہے کہ خود محنت کر کے کمایا جائے۔ اور امدادوں یا وظیفوں کو کبھی مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی طرح محنت کی کمائی بھی فرض ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے اور بہت سے فرائض ہیں ان میں یہ بھی فرض ہے کہ محنت کر کے کماؤ اور کھاؤ۔

میں نے دیکھا ہے کہ جن کو اپنی عزت نفس کا خیال ہو مانگنے سے گھبراتے ہیں۔ یہ مجھے پاکستان کا تجربہ ہے۔ ایسے خاندان بھی میری نظر سے گزرے ہیں جن کے وسائل اتنے بھی نہیں تھے کہ پورا مہینہ کھانا کھا سکیں تو بعض دن ایسے بھی آ جاتے تھے کہ لنگر خانے سے آ کے سوکھے ٹکڑے لے جاتے تھے اور ان کو پانی میں بھگو کر کھاتے رہے۔ لیکن کبھی ہاتھ نہیں پھیلایا۔ گو بعد میں پتہ لگ گیا اور ان کی مدد کی گئی اور ضرورت پوری کی گئی، لیکن انہوں نے خود کبھی ہاتھ نہیں پھیلایا، ایسے سفید پوش بھی ہوتے ہیں۔ **لیکن بعض ایسے ہیں کہ اچھی بھلی آمدنی ہو جس سے بہت اچھا نہ سہی لیکن غریبانہ گزارا چل رہا ہوتا ہے پھر بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں وظیفہ دیا جائے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے گھروں سے اللہ تعالیٰ برکت اٹھا لیتا** ہے۔ اگر ہمت ہو اور نیک نیتی ہو تو بہت معمولی رقم قرضہ حسنہ کے طور پر لے کر بھی کام کیا جا سکتا ہے۔ مَیں نے بعض لوگوں کو اس طرح معمولی رقم سے کاروبار وسیع کرتے بھی دیکھا ہے۔ تو جب انسان ہمت کرے تو خدا تعالیٰ برکت بھی ڈالتا ہے۔ یہاں یورپ میں بھی بعض لوگ جو جوان ہیں بعض فارغ بیٹھے رہتے ہیں کہ ضروریات تو پوری ہو رہی ہیں تو ان کو بھی چاہئے کہ چاہے چھوٹے سے چھوٹا کام ملے اپنی تعلیم کے مطابق نہ بھی کام ملے تب بھی کام کرنا چاہئے فارغ بہرحال نہیں بیٹھنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مال طلب کیا جس شخص نے بھی آنحضور ﷺ سے مانگا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نواز دیا حتی کہ آپؐ کے پاس جمع شدہ مال ختم ہو گیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے جب تک وہ میرے پاس ہوتا ہے تو میں اسے دونوں ہاتھوں سے خرچ کرتا رہتا ہوں۔ میں اسے تم سے بچا کر تو نہیں رکھتا لیکن تم میں سے جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے عفو کا سلوک فرمائے گا، اور جو کوئی صبر کا مظاہرہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کر دے گا۔ اور جو کوئی استغناء ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔ اور تمہیں کوئی عطا صبر سے بہتر اور وسیع تر نہیں دی گئی۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الصبر عن محارم اللّٰہ)

پھر حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں اپنی بھوک مٹالی قیامت کے دن یہ اس کی امیدوں کے درمیان روک ہو گی۔ اور جس نے حالت فقر میں اہل ثروت کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا وہ رسوا ہو گا اور جس نے حالت فقر میں صبر سے کام لیا اللہ تعالیٰ اسے جنت فردوس میں جہاں وہ شخص چاہے گا اسے ٹھہرائے گا۔

(مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 248)

پھر ہمارے معاشرے کی ایک یہ بھی بیماری ہے کہ جس کے ہاں صرف بیٹیاں پیدا ہو جائیں یا زیادہ بیٹیاں پیدا ہو جائیں وہ بیٹیوں کے حقوق اس طرح ادا نہیں کرتے جس طرح اولاد کے کرنے چاہئیں۔ بلکہ بعض تو باقاعدہ اپنی بیٹیوں کو کوسنے بھی دیتے رہتے ہیں اور بعض بچیاں تو اتنی تنگ آ جاتی ہیں کہ لکھتی ہیں کہ لگتا ہے کہ ہم ماں باپ پر بوجھ بن گئے ہیں، ہمیں تو اب اپنی موت کی خواہش ہونے لگ گئی ہے۔ تو ایسے ماں باپ کو جو بیٹیوں سے اس قسم کا سلوک کرتے ہیں خوف کرنا چاہئے۔ ان کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بچیاں دے کر ان کے لئے آگ سے بچنے کے لئے انتظام کر دیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جسے زیادہ بیٹیوں سے آزمایا گیا اور اس نے ان پر صبر کیا تو اس کی بیٹیاں اس کے لئے آگ سے پردے یا ڈھال کا باعث ہوں گی۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلة باب ما جاء فی النفقة علی البنات والأخوات)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک یتیم یا دو یتیموں کو پناہ دی اور پھر اس پر ثواب کی نیت سے صبر کیا تو آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ میں اور وہ جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح شہادت کی انگلی اور ساتھ والی انگلی ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔

(المعجم الاوسط جلد 8 صفحہ 227)

تو یتیموں کی پرورش کرنا اور ان کو حوصلے اور ہمت سے اپنے گھروں میں رکھنا اور اپنے بچوں کی طرح ان سے سلوک کرنا، یہ بڑی نیکی کا کام ہے اور اس حدیث میں ایسا کام کرنے والوں کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے جو یتیموں کو پالتے ہیں کیونکہ پیار اور محبت سے کسی کے بچے کو پالنا اور پھر اس کی سب باتوں کو حوصلے اور صبر سے برداشت کرنا اور ان کی تربیت کرنا اور اپنی کمائی میں سے حوصلے اور ہمت سے خرچ کرنا اپنی بعض خواہشات پر صبر کرتے ہوئے ان کو دبانا اور یتیم بچوں کے اخراجات پورے کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ بہت بڑی نیکی ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بہت بڑی خوشخبری فرمائی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے (۔) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مَرْحَمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے۔ اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 20-21 جدید ایڈیشن)

اگر اس اصول پہ عمل کریں تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی کسی کا عیب بیان کرے۔ نہ آپ چالیس دن دعا کریں گے اور نہ عیب بیان ہو گا۔ یہ بہت اہم نصیحت ہے کہ اگر کسی سے کوئی تکلیف بھی پہنچے اس میں کوئی عیب بھی دیکھو تو بجائے لوگوں میں پھیلانے کے ان کے لئے دل میں رحم پیدا کرو، ان کے لئے دعا کرو، اس پر صبر کرو اور صبر اور مستقل مزاجی سے اس کے لئے دعا کرو، اگر یہ باتیں کسی معاشرے میں پیدا ہو جائیں تو کیا اس معاشرے میں کوئی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے؟ بہت ساری برائیاں معاشرے سے ختم ہو جائیں۔

اب جماعتی زندگی میں انسان کو صبر کا کس طرح مظاہرہ کرنا چاہئے۔ یعنی ہمارے اندر جو نظام ہے اس کے اندر وہ یہی ہے کہ امیر کی یا کسی عہدیدار کی طرف سے اگر زیادتی بھی ہو جائے تو برداشت کریں، صبر کریں، حوصلہ دکھائیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ خلیفہ وقت تک اس کی شکایت پہنچا دیں لیکن اپنی اطاعت میں کبھی فرق نہ آنے دیں۔

حدیث میں آیا ہے، حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے امیر میں ایسی بات دیکھی جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ صبر

کرے یادرکھو کہ جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی انحراف کیا اور وہ اسی حالت میں مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظھور الفتن)

ہمیں ان حدیثوں میں مختلف صورتوں میں اور مختلف موقعوں پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ اور ساتھ یہ بھی کہ اگر صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا قرب پاؤ گے، میری جنتوں کے وارث ٹھہرو گے۔ لیکن جب دعا کرنے کے طریقے اور سلیقے سکھائے تو یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے صبر مانگو بلکہ فرمایا کہ مجھ سے میرا فضل مانگو اور ہمیشہ ابتلاؤں سے بچنے کی دعا مانگو۔ اس کی وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے۔

ترمذی میں روایت ہے حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیری نعمت کی انتہا کا طلب گار ہوں۔ آپؐ نے اس سے فرمایا نعمت کی انتہا سے کیا مراد ہے اس شخص نے جواب دیا میری اس سے مراد ایک دعا ہے جو میں نے کی ہوئی ہے اور جس کے ذریعے میں خیر کا امیدوار ہوں۔ آپؐ نے فرمایا نعمت کی ایک انتہاء یہ ہے کہ جنت میں داخلہ نصیب ہو جائے اور آگ سے نجات عطا ہو۔ اسی طرح آپؐ نے ایک اور شخص کی دعا سنی جو کہہ رہا تھا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام تو آپؐ نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوگئی اب مانگ جو مانگنا ہے۔ تو اس طرح اللہ کا واسطہ دے کر مانگا جا رہا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے ایک اور شخص کو سنا جو دعا کر رہا تھا۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں آپؐ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے ابتلاء مانگا ہے۔ (صبر مانگنے کا مطلب یہی ہے کہ ابتلا مانگا ہے) یعنی کوئی ابتلاء آئے گا تو صبر کرو گے۔ خدا سے عافیت کی دعا کرو۔ (ترمذی کتاب الدعوات)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر مانگنا ہے تو اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگا کرو۔ کبھی اس طرح دعا نہ مانگو کہ مَیں صبر مانگتا ہوں۔

یہ تو بعض ذاتی معاملات کے بارے میں بتایا۔ اب جماعتی ابتلاء ہے، مخالفین کی طرف سے جماعت پر مختلف وقتوں میں آتے رہتے ہیں۔ ان میں بھی ہر احمدی کو ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنی چاہئے، پاکستان میں تو یہ حالات تقریباً جب سے پاکستان بنا ہے احمدیوں کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ احمدیوں نے صبر اور حوصلے سے ان کو برداشت کیا ہے۔ اور کبھی اپنے ملک سے وفا میں کمی نہیں آنے دی، یا اس وجہ سے ایک قدم بھی وفا میں پیچھے نہیں ہٹے۔ اور جب بھی ملک کو ضرورت پڑی۔ سب سے پہلے احمدیوں کی گردنیں کٹیں۔ اور گردن کٹوانے کے لئے سب سے پہلے یہی آگے ہوئے۔ اور آئندہ بھی ملک کو ضرورت پڑے گی تو احمدی ہی صف اول میں شمار ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اسی طرح آج کل بنگلہ دیش میں بھی احمدیوں کے خلاف کوئی نہ کوئی فتنہ وفساد اٹھتا رہتا ہے۔ چند سال پہلے .... میں بم پھٹا وہاں بھی چند احمدی شہید ہوئے اور گزشتہ سال بھی مخلص احمدی شاہ عالم صاحب کو شہید کیا گیا۔ تو ایک مستقل تلوار یہاں بھی احمدیوں پر لٹکی ہوئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے حوصلے اور صبر سے کام لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی اپنا فضل فرمائے۔ جتنا چاہیں یہ ہم پر ظلم کرلیں اور جہاں جہاں بھی اور جس جس ملک میں ظلم کرنا چاہتے ہیں کرلیں لیکن احمدی ہر جگہ اپنے ملک کے ہمیشہ وفادار ہی ہوں گے۔ اور جتنا دعویٰ کرنے والے یہ مخالفین ہیں اپنی وفاؤں کے ان سے زیادہ وفادار ہوں گے۔ اور الٰہی جماعتوں سے دشمنی اور مخالفت کا سلوک ہمیشہ رہا ہے۔ سب سے زیادہ تو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سلوک ہوا اور آپؐ نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا، طائف کا واقعہ اس کی یاد دلاتا ہے کس طرح پتھر برسائے گئے لیکن آپؐ کا سلوک اس کے بعد کیا تھا۔

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے عروہؓ نے بتایا کہ انہیں ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپؐ پر جنگ احد سے سخت دن بھی کبھی آیا ہے۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا مجھے تیری قوم سے بڑے مصائب پہنچے ہیں اور عقبہ والے دن مجھے سب سے زیادہ تکلیف پہنچی تھی۔ جب میں نے اپنا دعویٰ عبد یالیل بن کلال کے سامنے پیش کیا تو اس نے میری خواہش کے مطابق مجھے جواب نہ دیا اور لڑکوں کو میرے پیچھے لگا دیا پھر میں غمزدہ چہرے کے ساتھ قرن الثعالب نامی مقام تک آیا میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھا کہ میرے اوپر ایک بادل سایہ فگن ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو اس میں جبرئیل تھے۔ اس نے مجھے پکارا اور کہا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کے تیرے بارے میں تبصرے اور جواب سن لئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تا کہ تو ان کے بارے میں اسے جو چاہے حکم دے۔ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے پکارا، مجھے سلام کہا پھر کہا اے محمد! آپ کو ان کے بارے میں اختیار ہے آپ چاہتے ہیں کہ میں ان پر یہ دونوں پہاڑ گرا دوں؟ تو میں ایسا کرنے پر تیار ہوں۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، میں ان کو تباہ کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ میں تو یہ اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو بھی شریک قرار نہ دیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرجعُ النبیؐ من الاحزاب ومخرجہ الی بنی قریظۃ ومحاصرتہ ایاھم)

ہمیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔ تیرہ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا اس عرصہ میں آپؐ نے (یعنی آنحضرت ﷺ نے) جس قدر دکھ اٹھائے ان کا بیان بھی آسان نہیں ہے۔ قوم کی طرف سے تکالیف اور ایذا رسانی میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی جاتی تھی۔ اور ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر واستقلال کی ہدایت ہوتی اور بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے تو بھی صبر کر اور آنحضرت ﷺ کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور تبلیغ میں سست نہ ہوتے تھے۔ بلکہ قدم آگے ہی پڑتا تھا اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا صبر پہلے نبیوں جیسا نہ تھا کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے اس لئے ان کی تکالیف اور ایذا رسانیاں بھی اسی حد تک محدود ہوتی تھیں لیکن اس کے مقابلے میں آنحضرتؐ کا صبر بہت ہی بڑا تھا کیونکہ سب سے اول تو اپنی ہی قوم آپ ﷺ کی مخالف ہوگئی اور ایذا رسانی کے درپہ ہوئی اور عیسائی بھی دشمن ہوگئے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 153۔ جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: "ہماری جماعت کے لئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت ﷺ کے وقت .... پیش آئے تھے۔ چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار، اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بہن بھائی مخالف ہو جاتے ہیں۔ السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو، ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئے اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو، پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء اور رُسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو، تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔ ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔ تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کرکے دکھاؤ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے

لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو، بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ تو خود اسے شرم آ جاتی ہے۔ اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ157-156۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''فتنہ کی بات نہ کرو، شر نہ کرو، گالی پر صبر کرو کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلے میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے دنیا ختم ہونے پر آئی ہوئی ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 621-620 جدید ایڈیشن)۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فخرالحق شمس صاحب

موسم گرما میں اپنی صحت کی حفاظت کریں

موسم گرما کے آغاز کے ساتھ ہی جسمانی صحت پر مختلف قسم کے اثرات مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ سخت چلچلاتی دھوپ اور لو کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ اپنے جسم کو صحت مند رکھنے اور ان بیماریوں سے بچاؤ کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بے احتیاطی اور سستی کے نتیجہ میں ایسی بیماریاں لاحق ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جو پیچیدہ ہونے کے بعد زیادہ خطرناک ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس موسم میں بچوں اور بڑوں کو یکساں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس موسم کی مناسبت سے چند تجاویز اور مشورے پیش کئے جا رہے ہیں امید ہے فائدہ مند ہوں گے۔

❁ ضروری ہے کہ دھوپ میں نکلنے سے پہلے اپنا پورا جسم خصوصاً سر اور گردن ڈھانپ کر باہر نکلیں۔ اس مقصد کے لئے چھتری، ٹوپی، رومال، تولیہ یا پھر عام کپڑا سر پر رکھ لینا چاہئے۔

❁ دل کے مریضوں کو دھوپ میں نکلنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ایسے مریضوں کو سیر بھی ہلکی پھلکی اور وہ بھی سورج غروب ہونے کے بعد، صبح سویرے یا پھر سایہ دار جگہ پر کرنی چاہئے۔ جبکہ دل کے مریضوں کو دھوپ میں کام کاج یا مزدوری بالکل نہیں کرنی چاہئے۔

❁ جو لوگ ہاف بازو شرٹیں یا قمیص پہنتے ہیں وہ فل بازو شرٹیں استعمال کرنے والوں کی نسبت گرمی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے بازوؤں کے ننگے حصے براہ راست دھوپ سے جلدی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

❁ پانی کم استعمال کرنے والے اور دھوپ میں ننگے سر نکلنے والے خصوصاً بوڑھے اور بچے ہیٹ سٹروک کے شکار ہو جاتے ہیں۔

❁ ملیریا سے بچنے کے لئے مچھر دانی استعمال کرنی چاہئے یا پھر گھروں میں مچھر مار سپرے کر کے جالیاں کھلی اور دروازے بند رکھنے چاہئیں تاکہ مزید مچھر اندر نہ آ سکیں۔

❁ ہیضہ سے بچنے کے لئے صاف ستھری اور متوازن غذا کا استعمال کریں۔ جراثیم زدہ اور باسی کھانے بالکل نہ کھائیں اور صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

❁ بازار سے ملنے والی برف جو اکثر نہ صرف جراثیم زدہ اور گندے پانی سے تیار کی ہوتی ہے بلکہ یہ برف بکسوں سے باہر نکالنے والا شخص خود بھی بہت گندہ ہوتا ہے وہاں تھوکنا اور گندے پاؤں کے ساتھ برف پر پھرنا ان کا معمول ہوتا ہے اسی برف سے بنے ہوئے گولے اور دیگر اشیاء بڑے اور بچے شوق سے کھاتے ہیں۔ جس سے وہ پیٹ، گلے اور انتڑیوں کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

❁ موسم گرما میں ماؤں کو اپنے بچے سکول بھیجتے ہوئے ان کے لنچ بکس میں ایسی غذا ڈالنی چاہئے جس میں پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہو جبکہ بچوں کو اس موسم میں پراٹھے وغیرہ زیادہ نہیں کھلانا چاہئیں۔

❁ سکول جانے والے بچے عام طور پر کلاسوں کے دوران لاپرواہی کرتے ہوئے پانی نہیں پیتے یا پھر انہیں پانی پینا یاد نہیں رہتا۔ والدین کو اس سلسلہ میں بچوں کو بار بار یاد دہانی کراتے رہنا چاہئے۔

❁ موسم گرما میں ہر سکول کی انتظامیہ کو بچوں کے لئے پانی مہیا کرنا چاہئے بلکہ تلقین کرنی چاہئے کہ انہیں وقفہ میں حسب ضرورت پانی ضرور پینا ہے۔

❁ بازار سے ملنے والے جعلی مشروبات اور گنے کے رس سے ہیپاٹائٹس اے، پیٹ اور گلے کی بیماریاں عام پھیل رہی ہیں کیونکہ ہر قسم کا شخص ایک ہی جگہ سے مشروب پیتا ہے اور گلاس وغیرہ صاف کرنے کا خاطر خواہ انتظام بھی موجود نہیں ہوتا۔

❁ اسی طرح بازار سے ملنے والے کٹے ہوئے پھل جن پر مکھیاں اور گرد و غبار پڑ چکا ہوتا ہے کھانے سے بھی پیٹ اور گلے کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔ ان کی بجائے اس موسم میں تازہ پھل اور جوسز کا استعمال کرنا چاہئے۔

❁ ائرکنڈیشنر یا سایہ دار جگہ پر بیٹھنے والے شخص کی نسبت دھوپ میں کام کرنے والے مزدور کو تین گنا زیادہ پانی پینا چاہئے۔

❁ گھروں میں جو فریزر میں برف بنانے کے لئے پانی استعمال کیا جاتا ہے وہ فلٹر سے لینا چاہئے یا ابال کر استعمال کرنا چاہئے کیونکہ گھروں میں بھی آج کل بہت گندہ پانی آ رہا ہے۔

❁ ان دنوں گندم کی تھریشنگ کا موسم ہے اس کے علاوہ فضائی آلودگی اور گرد و غبار سے جسم پر الرجی، سانس کی بیماریاں اور دمہ ہونے کا شدید خطرہ ہوتا ہے اس لئے اس موسم میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے۔

❁ اس موسم میں باریک کپڑوں کی بجائے نسبتاً موٹے کاٹن کے کپڑے پہننے چاہئیں جو گرمی اور پسینہ جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اگر میسر ہوں تو ہلکے رنگوں کے کپڑے پہنیں۔

❁ نہر یا جوہڑ کے گندے پانی میں نہانے سے پھنسی، پھوڑے اور دیگر جلدی بیماریاں لگ جاتی ہیں اس لئے جو بچے اور جوان نہر میں نہاتے ہیں انہیں یہ بیماریاں سب سے زیادہ لگ رہی ہیں۔

❁ پاکستان کے متعدد شہروں میں گندے پانی کی سپلائی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس پیچش، ٹائیفائیڈ اور انتڑیوں کی سوزش سمیت ہیضہ کی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ ان سے بچاؤ کے لئے پانی ابال کر استعمال کریں، حفظ ماتقدم کے لئے ہومیو پیتھی ادویہ اور حفاظتی ٹیکے لگوانے چاہئیں۔

❁ اس کے علاوہ بوسیدہ اور زنگ آلود پائپوں کی وجہ سے سرکاری پانی میں آلائش موجود ہوتی ہیں اگر اس پانی میں معین مقدار میں کلورین ملی ہو تو جراثیم ختم ہو سکتے ہیں۔

❁ چہرے اور بازوؤں کو سخت دھوپ سے بچانے کے لئے لیموں، عرق گلاب اور پھٹکڑی کا استعمال کریں۔ ان سب کو ملا کر ایک شیشی میں رکھ لیں۔

❁ لو اور گرمی کے بداثرات سے بچنے کے لئے وہ تمام پھل اور سبزیاں خوب استعمال کرنی چاہئیں جو موسم گرما میں پیدا ہوتی ہیں۔

❁ گرمیوں میں غذا پیٹ بھر کر نہیں کھانی چاہئے۔ غذاؤں میں مصالحوں کا استعمال کم کرنا چاہئے۔

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لو اور اس کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل دو ہومیو پیتھی نسخہ جات بہت مفید ہیں۔

1۔ گلونائن + نیٹرم میور + آرسنک البم 30 طاقت میں ملا کر استعمال کریں۔

2۔ گلونائن + نیٹرم میور + جلسیم 30 طاقت میں۔

مندرجہ بالا نسخے دھوپ میں نکلنے سے پہلے روزانہ استعمال کریں یاد رہے کہ ایک وقت میں ایک نسخہ ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت
اور اس کی اہمیت وافادیت

○ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''یہ معاملہ بظاہر چھوٹا سا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ اپنے اندر اتنے فوائد اور اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اندازہ الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل دنیا کی اقتصادی حالت اور اخلاقی حالت اور اس کے نتیجہ میں مذہبی حالت جو ہے اس پر علاوہ دینی مسائل کے جو چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان میں سے یہ مسئلہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اقتصادی اور اخلاقی حالت کی تباہی بہت کچھ مبنی ہے ان دو باتوں پر کہ دنیا میں بعض کام کرنا چاہتے ہیں اور ان کو کام نہیں ملتا اور بعض ایسے لوگ ہیں کہ انہیں کام کے مواقع میسر ہیں مگر وہ کام کرتے نہیں۔''

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36159 میں امۃ الہادی غزالہ زوجہ راغب ضیاء الحق قوم افغان غوری پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الہادی غزالہ زوجہ راغب ضیاء الحق مسلم آباد لاہور گواہ شد نمبر 1 راغب ضیاء الحق خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نور الحق مظہر ولد محمد عبد الحق مسلم آباد لاہور

مسل نمبر 36160 میں نصرت افزا زوجہ رشید مبارک قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 122 گرام مالیتی -/69668 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت افزا زوجہ رشید مبارک سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر 1 رشید مبارک خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ناصر ذیشان پسر موصیہ

مسل نمبر 36161 میں سعیدہ بشریٰ زوجہ حفیظ احمد ڈار قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغل پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 17 تولے مالیتی -/105800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سعیدہ بشریٰ زوجہ حفیظ احمد ڈار مغل پورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد ڈار خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 خالد احمد خان ولد عبد الغنی مغل پورہ لاہور

مسل نمبر 36162 میں عاطف سعود شاہد ولد میجر (ر) عارف شاہد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/160000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/19000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عاطف سعود شاہد ولد میجر (ر) عارف شاہد کینٹ لاہور گواہ شد نمبر 1 میجر (ر) عارف شاہد والد موصی گواہ شد نمبر 2 کرنل (ر) ناصر شاہد ولد میجر (ر) سعود شاہد ڈیفنس لاہور

عطیہ چشم آپ کی آنکھوں کی روشنی آگے منتقل کرنے کا ذریعہ ہے

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم ملک نور احمد صاحب و مکرمہ سعدیہ نور صاحبہ آف ٹورانٹو کینیڈا کو 13 اپریل 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام ایچہ نور تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت کی پوتی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف نائیجیریا حال اسلام آباد کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے صحت و سلامتی کے ساتھ باعمر ہونے اور خادمہ دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب آف مسعود آباد فیصل آباد کا بائی پاس آپریشن ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آپریشن کو کامیاب کرے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کام کرنے والی بابرکت دراز عمر عطا فرمائے۔

مکرم مختار احمد شمس صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کا بچہ کی پیدائش کے بعد انفیکشن کے سلسلہ میں دوسرا آپریشن ہوا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم غلام مصطفیٰ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا بیٹا محمد مفلح کافی بیمار ہے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ خاکسار کے بیٹے کو شفا عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم احمد عمر مرزا صاحب عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور جو کہ گزشتہ پانچ سال سے کینیڈا میں رہائش رکھتے تھے مورخہ 3 اپریل 2004ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مورخہ 6 اپریل 2004ء کو آپ کا جنازہ مکرم نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے ٹورانٹو میں پڑھایا۔ کینیڈا کے مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مرزا محمد افضل بیگ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مکرم احمد عمر مرزا صاحب موصی تھے اور ایک طویل عرصہ جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں دینی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ مکرم مرزا عظیم بیگ صاحب کے بیٹے اور مکرم مرزا عبد الرؤف صاحب کے داماد تھے۔ آپ نے اپنی یادگار بیوہ مکرمہ نصیرہ عمر صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم ثاقب عمر مرزا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور مکرم کاشف عمر مرزا صاحب کینیڈا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر و جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 20 اپریل 2004ء	
طلوع فجر	4-04
طلوع آفتاب	5-32
زوال آفتاب	12-08
غروب آفتاب	6-43

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز

فون شوروم: 214220 فون رہائش: 213213

پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

New BALENO

...New look, better comfort

SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے

BALENO

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore

مردوں کیلئے مؤثر دوا

پیکنگ رعایتی قیمت

Rs:100/- 20ml GHP 444/GH

Rs. 100/- 20ml GHP 555/GH

دونوں دوائیاں ملا کر کم از کم دو ماہ استعمال کریں

ایک ماہ کی دوائی بمع ڈاک خرچ -/1000 روپے

عزیز ہومیو پیتھک

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

پیج جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

چوکی شورہ فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

برائے فروخت

اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ

کرنل رانا عبدالباسط لاہور فون 0303-7586833

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی

فرحت علی جیولرز اینڈ **زری ہاؤس**

فون: 04524-213158

آپ کی خدمت ایک نئے انداز میں

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں عمدہ کھانے اور بہترین کراکری

رشید برادرز ٹینٹ سروس

211584

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

کامیاب علاج — عورتوں کی خون کی کمی، اٹھرا، بچوں کا چھوٹے عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مرد و عورتوں کا کامیاب علاج

ہمدرد دانہ مشورہ

اوقات مطب

موسم گرما: صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 8 بجے

موسم سرما: صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 7 بجے

جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے

بروز جمعرات ناغہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 211434-212434

فیکس: 04524-213966

AL-FAZAL JEWELLERS

YADGAR CHOWK RABWAH

PH:04524-213649

سرمد جیولرز

4 عمر مارکیٹ ڈیلدار روڈ چیچہ ربوہ

طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم

فون: 7582408 موبائل: 0300-9463065

خان نیم پلیٹس

سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ

ویکم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862

Email:knp_pk@yahoo.com

چوہدری اکبر علی — موبائل: 0300-9488447

پروپرائٹر

عمر اسٹیٹ ایجنسی

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

9۔ بنو بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فون: 5418406-7448406

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86

ایم موسیٰ اینڈ سنز

ڈیلرز۔ ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز

27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220

پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

نئی و پرانی کاروں کا مرکز

محمود موٹرز

رابطہ: مظفر محمود

فون نمبر 5162622 - 5170265

555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دوکان 212837 رہائش: 214321

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں ... زیورات ... جدید ترین ڈیزائن ... ڈائمنڈ کی ورائٹی ... دستیاب ہے

دلہن جیولرز

Dulhan Jewellers

1-Gold Pala... ...ence Chowk, Main ...levard, Defence Society, Lahore Cantt.

TEL:042-6684032 Mob:0300-9491442

STUDY ABROAD

Study in UK, Cyprus, Turkey, Australia

Diploma / BSC/ BBA / MBA / Engn. /MS/ Ph.D

CAPITAL CONSULTANT- Islamabad

Call:Tahir Mansoor Cell:03204905920: 03008543974:

Off:051-2871193-4 Res:051-2212218 info@capital-consultant.com

---

جدید اور فینسی مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔

افضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ

پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316

فائن آرٹ جیولرز بازار شہیداں سیالکوٹ

فون دوکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد

خاموش قاتل

ہیپاٹائٹس بی سی

لاعلاج مرض

مگر اب

قابل علاج مرض ہے

امراض جگر۔ معدہ۔ آنت۔ گردہ اور مثانہ

حاد اور مزمن امراض کے علاج کا

معیاری اور جدید مرکز

وقف نو کے تمام بچوں کیلئے تمام سہولیات فری ہیں ہر قسم کی معلومات کیلئے رابطہ کریں

ہیپا کیئر سنٹر

شان پلازہ، بالمقابل P.S.O پٹرول پمپ

سانده روڈ۔ لاہور 042-7113148

اوقات: صبح 9:00 بجے تا رات 9:00 بجے

سی پی ایل نمبر 29

1978ء تا 2003ء

25 سال سے خدمت میں مصروف عمل

ہیلتھ کیئر ہومیو کلینک

ڈاکٹر محمد امین چاولہ

کنسلٹنٹ ہومیو فزیشن۔ ماہر امراض مخصوصہ

دارالرحمت شرقی (ب) نزد اقصیٰ چوک ربوہ

الصادق اکیڈمی اور شاہین موٹرز کے درمیان

فون: 04524-214960